حجاب

ایک فریضہ-ایک ضرورت

عبدالرحمٰن السدیس (امام کعبہ)

ترجمہ

مفتی عبدالحمید قاسمی

البدر پبلی کیشنز

23راحت مارکیٹ' اُردو بازار لاہور

فون:042-37225030-37245030

0333-4173066-0300-4745729

☆ نام کتاب　　حجاب ایک فریضہ-ایک ضرورت
☆ مصنف　　عبدالرحمٰن السدیس
☆ مترجم　　مفتی عبدالحمید قاسمی
☆ ناشر　　علی سعید
☆ اشاعت　　اگست2016ء
☆ مطبع　　علی اعجاز پرنٹرز لاہور
☆ ہدیہ　　-/9 روپے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہمارے دین یعنی اسلام کی یہ بڑی خوبی ہے اور دوسرے تمام مذاہب کے مقابلے میں اسے یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں جامعیت اور کمال ہے اس نے زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں چھوڑا جس پر خصوصی توجہ نہ دی ہو، جسے منظم و مستحکم نہ کیا ہو، اللہ نے اپنی خلقت و انتخاب میں بڑی حکمت سے کام لیا ہے، فرماتے ہیں:

''کیا وہ نہیں جانتا جس نے پیدا کیا وہ باریک بین اور خبر رکھنے والا ہے۔''

(الملک:۱۴)

جن اہم پہلوؤں پر اسلام نے خصوصی توجہ دی اور اس کا خاص خیال رکھا اور اسے ہر طرح سے مامون و محفوظ بنایا، اسے خیر و فلاح سے نوازا اور اس کو اس کا صحیح مقام و مرتبہ عطا کیا وہ ہے اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ اور اس کے حقوق و ذمہ داریاں، معاشرے میں عورتوں کا کیا مقام ہے؟ ان کے حقوق کیا ہیں؟ ان پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟ اسلام نے اس پر خاص توجہ دی، عورت اسلام کی نظر میں تعمیر ملت کیلئے درکار ایک بڑی اور اہم اینٹ ہے، عورت خاندان کے ستون کیلئے ایک بنیاد ہے، تہذیب و تمدن کی بناء اور امت کی ترقی و برتری میں اسے اہم بنیادی حیثیت حاصل ہے، کیونکہ عورت ایک مشفق و مہربان ماں ہے، ایک پاکدامن مربی ہے، محبت و شفقت کرنے والی اور غمگسار بیوی ہے، خوشیاں دلانے والی ایک شریف بہن ہے، ایک نیک بخت اور مہربان بیٹی ہے، بلکہ اگر دیکھا جائے تو یہ نئی نسل کی تیاری اور مردم سازی کیلئے حقیقی مدرسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں بہت سی جگہوں پر مردوں کے ساتھ عورتوں کا بھی ذکر فرمایا:

''مرد وعورت میں سے جو کوئی بھی نیک عمل کرے اس حال میں کہ وہ مؤمن بھی ہو تو ہم اسے پاکیزہ زندگی دیں گے اور ہم ان کے عمل کا ان کو اس سے بہتر بدلہ دیں گے جتنا وہ کرتے تھے۔'' (النحل:۹۷)

اسلام نے عورتوں کو شرافت وانسانیت کی ضمانت دی ہے، اسے شرعی آزادی عطا کی ہے اور اس پر ایسے اسلامی اعمال کی ذمہ داری ڈالی ہے جو اس کی طبیعت اور اس کی نسوانیت کے خلاف نہ ہوں، مقاصدِ شرع اور کسی قاعدہ کلیہ کے منافی نہ ہوں، نیز وہ کام محفوظ نسوانی دائرے میں ہوں، اس طرح اسلام نے بہت سے مقامات پر عورت کو مرد کا مساوی درجہ دیا ہے، مگر یہ مساوات و برابری شرعی دائرے اور میزان شریعت کے مطابق رکھی گئی ہے، اسلام نے ایسی برابری عطا کی ہے جو نقل صحیح اور عقل صریح کے مطابق ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مرد وعورت میں سے ہر ایک کی کچھ منفرد خصوصیات اور ساخت بنائی ہے اور اسی اعتبار سے ان میں کارہائے حیات کی اہلیت بھی رکھی ہے، چنانچہ مرد کو جسمانی قوت عطا کی، تاکہ وہ محنت و مشقت کا کام کرتے ہوئے اپنے زیر پرورش لوگوں کی ضروریات کی تکمیل کرسکے، عورت میں شفقت و پیار کا جذبہ رکھا، تاکہ وہ بچوں کی تربیت کا فریضہ انجام دے، نسلوں کی تربیت اور بنائے خاندان میں نمایاں کردار ادا کرسکے۔

اس تعظیم وتوقیر کے ہوتے ہوئے عورت کو اور کیا چاہئے؟

مسلمانو! اس عظمت واحترام اور تعظیم وتوقیر کے ہوتے ہوئے عورت اور کیا چاہتی ہے؟ بنت حوا کو اس حفاظت و رعایت کے بعد مزید کس چیز کی ضرورت رہ جاتی ہے؟ کیا وہ بہتر کے بدلے کمتر اور گھٹیا چیز چاہتی ہے، کیا وہ عفت و پاکدامنی،

تعظیم وتوقیر اور احترام ووقار کی زندگی پر بے پردگی و بے حیائی کی زندگی کو ترجیح دینا پسند کرتی ہے؟ کیا باپردہ اور پاکیزہ زندگی پر اختلاط و بے آبرو کی زندگی پسند کرے گی؟ کیا وہ کتاب وسنت کی ان نصوص کو دیوار سے دے مارے گی جن میں حجاب و پردے کا حکم ہے، عفت و پاکدامنی کی ترغیب دی گئی ہے، کیا وہ مکارو پرفریب پروپیگنڈوں سے دھوکہ کھا جائے گی، پرشور آوازیں اسے خود فریبی میں مبتلا کردیں گی؟ گمراہ کن پروپیگنڈوں سے آخر کب تک دھوکہ کھاتی رہے گی؟ مکروفریب سے پر چکنی چپڑی چیزوں اور شیریں باتوں کے سحر میں آخر کب تک کھوئی رہے گی؟ آخر کب تک وہ باتیں ہمیں ناکتی رہیں گی جو آئے دن ہمارا جائزہ لیتی رہتی ہیں، جن کی گرم بازاری سے ہمارا معاشرہ متاثر ہورہا ہے؟ کیا بنت حوا پاکیزہ امہات المؤمنین کا اسوہ اختیار نہیں کرے گی؟ کیا مشہور ومعروف نیک و صالح، پاکدامن و پاکباز امہات المؤمنین اور دوسری مثالی خواتین کے نقش قدم پر چلنا پسند نہیں کرے گی؟ عائشہ، خدیجہ، فاطمہ، سمیہ، صفیہ رضی اللہ عنہن جیسی قابل رشک خواتین کیا ان کے واسطے نمونہ وآئیڈیل نہیں ہیں؟ کیا وہ بدکار اور مخرب اخلاق بازاری عورتوں کی تقلید کرنا پسند کرے گی؟ فسق وفجور میں مبتلا خواتین کی راہ پر چلے گی؟ انہی کی مشابہت اختیار کرے گی؟ معاذاللہ۔

عورت کو اس کا کھویا ہوا وقار کب واپس مل سکتا ہے؟

میری مسلم بہنو! تم اپنے مطلوبہ کمال تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتی، اپنا کھویا ہوا شرف ومجد اس وقت تک واپس نہیں لاسکتی، اپنا بلند و بالا مقام ومرتبہ اس وقت تک نہیں حاصل کرسکتی، جب تک کہ تم اسلامی تعلیمات کی پیروی نہ کرو، شریعت کی حدود پر نہ رک جاؤ، تمہارا اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا، شرعی حدود پر رک جانا،

تمہارے لئے اس بات کا ضامن ہے کہ تمہارے دل میں فضائل وشرافتوں کی محبت گھر کرے گی، رذیل اور خبیث چیزوں سے بچنے کا جذبہ پیدا ہوگا، خدا کی قسم! تم اپنی جگہ پر رہو تم قابل تعریف بن جاؤ گی اپنے گھر پر رہو فلاح وسعادت سے ہمکنار ہو جاؤ گی، حجاب میں رہو اصلاح حال ہو جائے گی، عفت و پاکدامنی اختیار کرو خود بھی راحت پاؤ گی، دوسروں کو بھی راحت ملے گی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم زمانہ کے دستور کے موافق مت پھرو۔''

سورۂ احزاب ہی کی ایک دوسری آیت ہے:

''اے نبیؐ! آپ اپنی بیوی، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر خمار ڈال لیا کریں۔''(الاحزاب:۵۹)

میری ماؤں اور بہنو! تم اسلام کی نظر میں ایک چھپا ہوا موتی اور ایک پوشیدہ جوہر ہو اور اسلام کے بغیر ہر فاسق و فاجر کے ہاتھوں میں ایک گڑیا و کھلونا ہو، بغیر اسلام کے تمہاری حیثیت سامان تجارت کی ہے، جس کی خرید و فروخت ہوتی ہے، جب بھی عورت اسلامی آداب کی خلاف ورزی کرے گی، حجاب کے معاملے میں تساہل برتے گی، خوشبو میں معطر ہو کر مردوں سے ٹکرائے گی، اس کی حیا کم ہو جائے گی، اس کی رعنائی و شادابی رخصت ہو جائے گی، فتنے شدید ہو جائیں گے، شر انگیزی اور مصائب و آلام آپڑیں گے۔

اسلام کی معزز خواتین، محفوظ و مامون، پاکباز و پاکدامن عورت تم بہترین سلف کیلئے بہترین خلف ہو، تم کتاب وسنت کو مضبوط تھام لو، تم مکار و شاطر ہاتھوں میں کھلونا بننے سے بچو، للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے والوں سے ہوشیار رہو، خبیث وشریر نفوس سے خود کی حفاظت کرو، یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے شرف و رتبے سے

نیچے گرا دیں، تمہیں مجد وشرف کے آسمان سے اتار کر پستی میں ڈال دیں، تمہیں سعادت ونیک بختی کے دائرے سے نکال کر بدبختی کی طرف دھکیل دیں، تم حجاب و بے پردگی کے درمیان چھڑی ہوئی بے حیا جنگ میں سپر نہ ڈالو، عفت وپاکدامنی اور آزادی و بے حیائی کے درمیان مزاحمت میں ثابت قدم رہو یہ بات بالکل ثابت و محقق ہے، کسی بھی شک وشبہ سے بالاتر ہے، بے پردگی و بے حیائی شر وفساد کا راستہ ہے۔

مسلم عورت کی شرافت و بزرگی، عفت و پاکدامنی اور اس کا عزت و وقار کی زندگی گزارنا دشمنان اسلام کیلئے باعث تکلیف بنا ہوا ہے، مسلم عورتوں کی اس حالت نے ان کی آنکھوں کی نیند اڑا دی ہے، اس لئے انہوں نے اپنی روشنیاں ان پر بکھیرنی شروع کیں، ان کے واسطے اپنا جال ڈالا اور اپنے تیرو سنان کے ذریعہ انہیں نشانہ بنایا، مگر بڑی حیرت واستعجاب کی بات ہے کہ ان کے مقاصد واہداف اور گمراہ کن افکار ونظریات کی تشہیر وتبلیغ بعض ایسے لوگ کر رہے ہیں جو ہمارے ہی رنگ ونسل کے ہیں، ہماری ہی زبان میں بات کرتے ہیں، مگر انہی کی کشتی کے سوار ہیں، یہ لوگ مسلم خواتین پر اندھی بہری فکری جنگ مسلط کرتے ہیں، یہ لوگ ہماری ماؤں، بہنوں کے خلاف محاذ جنگ کھولے ہوئے ہیں، جبکہ یہ عزیز خواتین ہمارے چہروں کے پانی ہیں، یہ لوگ سحر انگیز مقالات اور پرفریب عناوین کے ذریعہ اپنا مشن جاری رکھے ہوئے ہیں، یہاں وہاں ہر جگہ اپنی سرگرمی جاری رکھے ہوئے ہیں، یہ لوگ کذب و افتراء اور بہتان طرازی کرتے ہوئے آزادی نسواں کا شور مچائے ہوئے ہیں اور پرزور انداز میں مطالبہ کر رہے ہیں کہ عورتوں کو کام کیلئے نکالا جائے، انہیں گھر سے باہر کیا جائے اور اس طرح کے پرفریب وغرض پر مبنی آواز بلند کرتے رہتے ہیں، عورتوں کا مکمل خیال رکھنے والے، ان کو حقوق عطا کرنے

والے،ان کی حفاظت کرنے والے،مسلم معاشرے پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اس کا نصف معطل و بے کار ہے،وہ صرف ایک ہی کوٹھری میں سانس لیتی ہے،یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ عورت کو محبوس و مقید کر دیا جائے ،گھر کی چہار دیواری میں بند کر دیا جائے، اس کے علاوہ اور نہ جانے کس قدر جھوٹ بولا جاتا ہے اور نہ جانے کیسے کیسے گمراہ کن الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں،آخران لوگوں کا مقصد کیا ہے،یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ ہاں ان کا مقصد یہ ہے کہ عورت اپنے اخلاق و آداب سے آزاد ہو جائے، اپنے اقدار و قیم اور بنیادی اصول سے خود کو الگ کر لے اور پورے طور پر شر و فساد میں مبتلا ہو جائے،یہ لوگ چاہتے ہیں کہ عورتوں کو فیشن کی نذر کر دیں،عورتیں سامانِ تجارت بن جائیں اور عورتوں کے سلسلے میں اس قدر توسیع اور وسعت و فراخی سے کام لیا جائے کہ وہ ہر ایک کی دسترس میں آ جائیں، جب عورتیں اس مقصد کیلئے استعمال ہونے لگیں گی تو گھر کی اصلاح،گھر والوں کی سعادت اور نسلوں کی تربیت کا کام کون انجام دے گا؟

پرفریب آزادیٔ نسواں کے بھیانک نتائج

میں آپ کو اپنے پروردگار کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں مجھے بتائیے کہ جب پردہ پھاڑ دیا جائے گا،خمار اتار لئے جائیں گے تو کونسا فتنہ واقع ہوگا اور کونسی بلا آئے گی؟ یہی ہوگا کہ اختلاط و بے پردگی کے نتیجے میں انسانی بھیڑیے عورتوں کو پھاڑ ڈالیں گے،سکول،کالج ،بازار و دفاتر ہر جگہ عورتوں کے ساتھ یہی معاملہ کیا جائے گا، کیا تعلیمات اسلامی کی مخالفت کرنے والے معاشروں کے واقعات ہماری عبرت و نصیحت کیلئے کافی نہیں ہیں؟ ان معاشروں میں جو پستی و رذالت آئی ہے جو فتنے و فساد برپا ہیں، کیا ہماری آنکھوں سے اوجھل ہیں؟ ہمارے کان ان سے آشنا نہیں؟

ان معاشروں میں عورت رذالت کی آخری حد کو پہنچ چکی ہے، شر و فساد کی گہری کھائی میں گر چکی ہے اور یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے عورت کے معاملے کو یوں یہ بے لگام چھوڑ دیا، آج ان معاشروں میں اس طرح کے ناخوشگوار واقعات اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ تجربہ و مشاہدہ کرنے والوں کی چیخ و پکار بلند ہو چکی ہے، بار بار یہ آوازیں اٹھائی جارہی ہیں کہ عورت کو اپنی حفاظت و قرار میں لوٹانا چاہئے، سوچنے کی بات ہے کہ کیا ایک ادنیٰ آدمی جس میں عزت و حمیت ہو وہ یہ بات پسند کرے گا کہ اس کی بیوی، بہن، بہو، بیٹی فساق و فجار کی آنکھوں کیلئے خوش نما چراگاہ بن جائے، خائنون کی نگاہوں کی نشانہ بنی رہے، کیا اسے یہ بات گوارہ ہوسکتی ہے کہ اس کی عورتیں بے عزت و بے مروت اور بے حیثیت لوگوں کے واسطے خوان عام اور لقمہ تر بن جائیں؟

آج کے چشم دید حالات بتارہے ہیں کہ عورت کا اپنے گھر سے نکلنا فساد و بگاڑ کی علامت ہے، فتنہ و فساد اور ضیاع کاری کی نشانی ہے، الفت و محبت اور فضیلت و شرافت سے رشتہ توڑنے کا ایک وسیلہ ہے، آج کے حالات بتارہے ہیں کہ عورت کا نکلنا افراد و معاشرہ کے درمیان فساد و بگاڑ اور رذالت و خساست کے پھیلنے کا بڑا سبب ہے۔

اس پاک و صاف اور مبارک مقام سے یہ شفقت و پیار بھری آواز پورے عالم کی مسلم خواتین تک پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں، جس میں سے آدھی تعداد تو خود عالم اسلام میں ہے اور دوسری آدھی پوری دنیا میں، اس مقدس مقام (خانہ کعبہ) میں انہیں نصیحت کرتا ہوں کہ حق کو مضبوط پکڑ لیں، کتاب و سنت کو اپنے دانتوں سے مستحکم پکڑ لیں، اسلامی تعلیمات و آداب کی پیروی کریں۔

اسی طرح پوری دنیا کی خواتین تنظیموں سے میری گزارش ہے کہ اسلامی طور و

طریقے کی مخالفت کے بھیانک انجام سے ڈریں، ظاہری چمک دمک رکھنے والے شعار کے ساتھ نہ چلیں، ان گمراہ کن اور زہریلے پروپیگنڈوں کا ساتھ نہ دیں جو عورت کے اخلاق اور اقدار و قیم کے خلاف کئے جارہے ہیں۔

جو لوگ مسلم دوشیزاؤں کی تعلیم وتربیت اور دیکھ بھال کے ذمہ دار ہیں، میری ان سے گزارش ہے کہ ان نوجوان مسلم لڑکیوں کے سلسلہ میں جو بھاری ذمہ داری ان پر عائد ہے وہ اس سلسلہ میں اللہ سے ڈرتے رہیں، ان کے ایمان، اخلاقی اور تربیتی پہلوؤں پر خصوصی توجہ دیں، آج جو بھی غیر اخلاقی مظاہرے ہو رہے ہیں، بے حیائی اور مخرب اخلاق مناظر تہذیب وتمدن سے عاری فلمیں، برہنہ یا نیم برہنہ تصاویر ان سب سے انہیں دور رکھیں، مسلم لڑکیوں اور ان تباہیوں کے درمیان حد فاصل قائم کریں، کیونکہ یہ تمام چیز عزت واخلاق کا خاتمہ کرکے خساست ورذالت کا پرچار کرتی ہیں۔

عورتوں کے امور کے ذمہ دار شوہروں اور ماں باپ کو ہم یاد دلا دیں کہ وہ قوام ہیں، اس لئے وہ اپنے قوام ہونے کا حق ادا کریں، اللہ تعالیٰ نے انہیں قوام بنایا ہے، فرماتے ہیں: ''مرد عورتوں پر قوام ہیں۔'' (نساء:۳۴) انہیں چاہئے کہ وہ اس سلسلہ میں اللہ سے ڈرتے رہیں، خود کو، بیوی بچوں کو عذاب نار سے بچائیں اور بچنے کی صورت صرف یہ ہے کہ ان کی اسلامی تربیت کریں، اسلامی تعلیمات پر عمل آوری کیلئے ان کی ذہن سازی کریں، ان کی عادت بنائیں، انہیں یوں ہی بالکل آزاد چھوڑنے سے بچتے رہیں، ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی عورتوں کے سلسلہ میں غیرت وحمیت سے کام لیں، ہم اپیل کرتے ہیں کہ وہ ان کے تعلق سے اپنی ذہانت وذکاوت استعمال کریں اور ان کی عزت وآبرو کی حفاظت کا سامان کریں، محرمات اور غیر محرموں سے بچائیں، ان کے اخلاق و دیانت کی حفاظت

کریں۔

میرے بھائیو! زمانے کے حالات وواقعات سے عبرت حاصل کرو، احتیاط سے کام لو، دھوکہ وفریب میں نہ آوٴ، کامیاب وکامران وہ شخص ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے، آپ یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ آج ہمارے معاشرے میں جو مصیبت آپڑی ہے اور جو اخلاقی گراوٹ دیکھنے میں آرہی ہے، وہ ہمارے خاندانی نظام میں فساد وبگاڑ کی وجہ سے ہے، یہ سب کچھ عورتوں کی غلط تربیت کا نتیجہ ہے، صادق ومصدوق ﷺ نے فرمایا:

''میرے بعد مردوں کیلئے کوئی بھی فتنہ اس قدر مضرت رساں نہیں ہے جس قدر کہ عورتوں کا فتنہ ہے۔'' (بخاری:۵۰۹۶، مسلم:۲۷۴۰)

لہٰذا عورتوں کے فتنے سے حفاظت کا سامان کریں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اے ایمان والو! خود اور گھروالوں کو ایسی آگ سے بچاوٴ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، اس پر بڑے سخت اور پابند حکم فرشتے مقرر ہیں وہ اللہ کے احکام کی نافرمانی نہیں کرتے، انہیں جو بھی حکم دیا جاتا ہے وہ کرتے ہیں۔'' (التحریم:۶)

اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ حضرات کو بھی قرآن حکیم اور سنت حبیب ﷺ کے ذریعہ نفع دے۔

اخیر میں ایک اور اہم بات ذکر کردینا بہتر معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ عورت اپنے وقار وتمکنت کا پورا خیال رکھے، عفت وپاکدامنی اور شرعی حجاب کا التزام کرے، ایسا حجاب کہ اس کے پورے بدن کو چھپادے، کتاب وسنت کی اتباع میں اسے ایسا کرنا ضروری ہے، اس طرح ضروری ہے کہ مردوں سے دور رہے، خوشبو، عمدہ قسم کا لباس اور زیورات کے ذریعہ بن سنور کر مردوں کو تکلیف میں مبتلا

نہ کرے، تا کہ اسے ثواب ملے (نہ کہ گناہ) میری آرزو و تمنا ہے، میں امید کرتا ہوں کہ میری ان باتوں کو وہ کان ملیں جو انہیں غور سے سنیں، وہ دل میسر ہوں جو انہیں محفوظ رکھیں، جہاں تک ہو سکے میں تو صرف اصلاح چاہتا ہوں، اللہ ہی سے توفیق کا طالب ہوں، اسی پر بھروسہ کرتا ہوں، اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (ہود: ۸۸) مسلمانو! اللہ آپ پر رحم فرمائے، اپنے حبیب ﷺ پر درود و سلام بھیجتے رہو۔

